AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

سیرۃ نبوی ﷺ کی روشنی میں آجر واجیر کے تنازعہ کا حل

THE RESOLUTION OF THE CONFLICT OF AJRU-AJIR IN THE LIGHT OF THE PROPHET'S PROPHET'S (PBUH)

Dr Ghulam ahmad khan.
Assistant professor Minhaj university
Dr.ghulamAhmad70@gmail.com
Sadia Iqbal
M. phil scholar Minhaj university lahore
sadiaiqbal261@gmail.com

Abstract

The Economic Development of any country is based on the correct and healthy Relationship between two elements, Employers and Employees, that is, there should be a fair balance in their rights and duties. Vehicle of Economy If these two wheels work properly in their respective places at the required speed, the set economic goals can be achieved But history is a witness that the wage and labor class has always been oppressed and after the cruel revolution of the employer, the workers organized and established their own associations and conflicts arose between employers and wage earners. The workers go on strike and the boss locks out. As a result the vehicle of the economy slows down or stops. Inflation and poverty will increase and the country will suffer from economic instability. The owner is ready to give the right of service and wages to the laborer and the laborer does not work according to the set rules. To solve it, man made laws according to his intellect, but these conflicts did not decrease significantly, the reason being that he turned away from the laws revealed by Allah. Therefore, its appropriate solution is given in the Seerah of the Prophet (peace be upon him).

Key words : *Development, Employees, Employers, Economy, Inflation*

کسی بھی ملک کی معاشی ترقی دو عناصر، آجیر واجیر کے درست اور صحت مندانہ ربط و تعلق پر ہے یعنی انکے حقوق و فرائض میں عادلانہ توازن قائم ہو۔ معیشت کی گاڑی یہ دونوں پہیے مطلوبہ رفتار سے اپنی اپنی جگہ درست کام کریں تو مقرر کردہ معاشی اہداف حاصل کیے جا سکتے ہیں مگر تاریخ گواہ ہے کہ اجیر و مزدور طبقہ ہمیشہ مظلوم رہا ہے اور آجیر (Employer) ظالم انقلاب روس کے بعد مزدور منظم ہوئے اور اپنی انجمنیں قائم کیں اور آجیر واجیر کے درمیان تنازعات نے جنم لیا۔ مزدور ہڑتال کرتے ہیں اور مالک تالہ بندی کرتا ہے۔ نتیجتاً معیشت کی گاڑی سست رفتار ہو جاتی ہے یا رک جاتی ہے۔ مہنگائی و غربت میں اضافہ ہو جاتا اور ملک معاشی عدم استحکام کا شکار ہو جاتا ہے مالک مزدور کا حق خدمت واجرت دینے کیلئے تیار ہیں اور مزدور طے شدہ اصولوں کے مطابق محنت نہیں کرتا۔ اسکے حل کیلئے انسان نے اپنی عقل کے مطابق قوانین بنائے مگر ان تنازعات میں خاطر خواہ کمی واقع نہیں ہوئی اسکی وجہ اللہ کے نازل کردہ قوانین سے روگردانی کرتا ہے۔ لہٰذا اسکا مناسب حل سیرۃ نبوی ﷺ میں دیا گیا ہے۔

جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو آجر واجیر باہم گلہ و شکوہ کرتے نظر آتے ہیں آجر کے نزدیک اجیر کام چور ہے، فرض شناس نہیں، تنخواہ زیادہ مانگتا ہے جبکہ آجیر کہتا ہے کہ مالک کام کے مطابق اجرت نہیں دیتا اور استحصال کرتا ہے۔ اس تنازعہ کے حل کیلئے جو منظم کوشش آج تک کی گئی ہے وہ اقوام متحدہ کے تحت محنت کی عالمی تنظیم (International Labour Organization) کا قیام ہے۔ مگر اسکے باوجود، خدمت اور حق خدمت کے مسئلہ کا حل صحیح طور پر نہیں ہو سکا۔ حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات سے استفادہ کرکے اس مسئلہ کا حل نکالا جا سکتا ہے اسلئے کہ اسلام دین فطرت ہے اور سرمایہ و محنت کے تنازعہ کو اخوت، محبت اور مساوات کی بنیاد پر حل کرنا چاہتا ہے۔ پہلے محنت کش و مزدور جاگیر دارانہ نظام کے ظلم کا شکار ہوئے پھر صنعتی انقلاب نے انہیں سرمایہ دارانہ نظام کے شکنجے میں جکڑ لیا پھر سوشلزم نے اجتماعی عدل و مساوات کا پرکشش نعرہ لگایا تو مزدور طبقہ کی اُمید بندھی کہ اب شاید ہمارے حالات سدھر جائیں مگر سرمایہ دار کی جگہ حکومت یا بڑی جماعت نے سنبھال لی اور مزدور طبقہ پھر تعلیم، علاج اور بنیادی ضرورتوں سے محروم رہا۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مکر کی چالوں سے بازی لے گیا سرمایہ دار
انتہائے سادگی سے کھا گیا مزدور مات

1886ء شکاگو سے مزدوروں نے جو جدوجہد اپنے حقوق کے حصول کیلئے شروع کی آج 150 برس گذرنے کے باوجود اکثر ممالک میں مزدور کے احوال کچھ اچھے نظر نہیں آتے اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یورپ میں سرمایہ، معیشت میں بڑا عامل اور محنت ثانوی یا معمولی عامل ہے جبکہ اسلام میں ان دونوں کی حیثیت برابر کی ہے۔ لہٰذا اسلام، مزارعت، مضاربت اور مشارکت کو انہیں اصولوں پر استوار کرنا چاہتا ہے۔ سیرت نبوی ﷺ نے اس مسئلہ کے حل کے لیے جو لائحہ عمل دیا ہے وہ درج ذیل ہے۔

آنحضرت ﷺ کی تعلیمات

نبی رحمت ﷺ نے سرمایہ اور محنت میں عادلانہ توازن قائم کرنے اور آجر و مزدور کے تعلقات اخوت کی بنیاد پر استوار کرنے کے لیے جو تعلیمات دنیا والوں کو دی ہیں انہیں موضوع کے اعتبار سے تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1۔ آجر یا مالک کے لئے تعلیمات
2۔ مزدور یا ملازم کے لئے تعلیمات
3۔ دونوں کے لئے مشترک تعلیمات

آجر یا مالک کے فرائض

اس عنوان کے تحت ہم آنحضرت ﷺ کی ان تعلیمات کا ذکر کرتے ہیں جن سے مالک کے فرائض اور مزدور کے حقوق پر روشنی پڑتی ہے۔

(i) **تنخواہ یا حق خدمت**

سرمایہ اور محنت کے خوشگوار تعلقات کی راہ کا سب سے بڑا پتھر ہے وہ مزدور کا حق خدمت یا تنخواہ ہے جس کے عادلانہ ہونے اور اس کی بروقت ادائیگی کے لئے مزدور نے ہمیشہ شکایت کی ہے اور اس کی یہ شکایت جو جائز بھی ہے۔ اس نے بہت سے اور مسائل کو بھی جنم دیا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں آنحضرت ﷺ کی تعلیمات اس سلسلہ میں کیا ہیں۔ اس بارے میں چند عنوانات قابل غور ہیں۔

(ii) **تنخواہ کی تعیین**

تنخواہ کی تعیین کے سلسلہ میں جب نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ آپ "عادلانہ تنخواہ" کے داعی ہیں۔ "عادلانہ تنخواہ" وہ ہے جو مزدور کی ضروریات کو وقت اور ماحول کے مطابق پورا کر سکے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ارشاد قابل توجہ ہے۔

(أن أخوانكم خولكم جعلهم الله تحت أيديكم فمن كان أخوه تحت يد، فليطعمه مما يأكل وليلبسه ممايلبس)[1]

ترجمہ: تمہارے خدام تمہارے ہی بھائی ہیں جنہیں اللہ پاک نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ لہٰذا جو آدمی کسی اپنے بھائی کو بطور خادم اپنے پاس رکھتا ہے اسے وہ وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں فقہاء کرام نے عادلانہ تنخواہ کی یہ تعریف کی ہے کہ
"تنخواہ اتنی مالیت کی ہو جو آجر اور مزدور کو ان کی بنیادی ضروریات زندگی میں برابر کر دے۔"[2]

اس جگہ ایک نہایت اہم واقعہ کی طرف اشارہ کرتے چلیں یہ واقعہ فقہاء کرام کی مندجہ بالا تعریف کے لئے سند کا درجہ رکھتا ہے۔ اس روایت کے راوی حضرت مرور کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث حضرت ابوذر غفاریؓ نے سنائی اور جب وہ یہ حدیث سنا رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ وہ ان کا خادم دونوں ایک ہی قسم کے کپڑے کے حلے زیب تن کئے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ ایسا کیوں؟ تو آپ نے جواب دیا نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث میں اسی کی تعلیم دی ہے۔[3] آپ ﷺ نے "عادلانہ تنخواہ" کی تعلیم دے کر نظام سرمایہ داری کی اس گرہ کو کاٹ دینا چاہا ہے جس کے ذریعے ایک سرمایہ دار غریب مزدور کو اس کی بے بسی، افلاس اور فاقہ کشی پر ترس کھائے بغیر اسے "اجرت کی کمی" کے جال میں پھنسا لیتا ہے۔ سرمایہ دار جانتا ہے کہ مزدور غریب ہے اور اس کی بے چارگی اسے اس کی جائز اُجرت (1000 روپے یومیہ) کی بجائے کم

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اُجرت(700-500روپے یومیہ)پر کام کرنے کے لئے مجبور کرے گی لہٰذا وہ کم تنخواہ پر بھی خوش ہو کر کام کرے گا اور ظالم سرمایہ دار اپنے ضمیر کو غالباًیہ سمجھا کر مطمئن کر لیتا ہے کہ اس نے مزدور پر ظلم نہیں کیا ہے وہ غریب اپنی رضا سے یہ ظلم برداشت کر رہا ہے۔

''اجرت کی کمی'' کا حربہ سرمایہ دار ایک دوسرے طریقہ پر بھی استعمال کرتا ہے وہ یہ کہ کام زیادہ سے زیادہ لیا جائے اور اجرت کم سے کم دی جائے اور غریب مزدور اس ظلم کو بھی بظاہر رضامندی سے گوارا کر لیتا ہے لیکن اسلام اس رضامندی کو جبر کی رضامندی سے تعبیر کرتا ہے اور جو شرعاً حرام ہے۔[4]

محسن کائنات ﷺ نے مزدور سے اس طور پر کئے جانے والے استحصال کا تدارک کرنے کے لئے فرمایا:

(قال الله عزوجل ثلثة انا خصمهم يوم القيامة ومن كنت خصمه (الى) رجل اسأاجر أجيرا فأستوفى منه ولم يوفه)[5]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تین قسم کے انسان ہیں جن میں قیامت کے دن میں جھگڑا کروں گا اور جس میں جھگڑا کروں گا اس کو مغلوب و مقہور ہی کر کے چھوڑوں گا۔ان میں ایک وہ شخص ہو گا جو مزدور سے کام تو پوری طرح لیتا ہے مگر اس کے مطابق اس کو پوری اجرت نہ دیتا ہو۔

تنخواہ کی تعیین کے سلسلہ کی تیسری کڑی یہ ہے کہ تنخواہ ملازمت یا کام شروع کرنے سے پہلے مقرر ہونی چاہیے۔اس ضمن میں آپ ﷺ کا ارشاد حضرت ابو سعید خدریؓ کی زبانی سنیے۔

(ان رسول الله عليه وسلم نهى عن استيجار الا جيرحتى يبين له اجره)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کہ مزدور اور اجیر کو اس کی اجرت طے کئے بغیر کام پر لگایا جائے۔[6]

ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

(من استاجرا جيراً فليعلمه اجرة)

ترجمہ: جس نے کسی شخص کو اجرت پر رکھا اسے چاہیے کہ اس کی اجرت (پہلے) بتائے۔[7]

ان تعلیمات کا مقصد مزدور کے ساتھ کی جانے والی زیادتیوں کا تدارک ہے۔

(iii) تنخواہ کی ادائیگی

تنخواہ کی ادائیگی میں تاخیر واقع ہونے سے بھی مزدور مالی مشکلات سے دوچار ہو جاتا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ نے خصوصی ہدایات دیں۔

(عن ابى هريره رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: مطلق الغنى ظلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مالدار کا مالداری کے باوجود دوسرے کے حق کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے۔[8]

گو اس حدیث سے عموماً قرض کی ادائیگی مراد لی جاتی ہے مگر تنخواہ کی ادائیگی تو قرض حسنہ کی ادائیگی سے بھی زیادہ ضروری ہے۔آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

(اعطوا الاجير اجره قبل ان يجف عرقه)[9]

ترجمہ: مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دیدی جائے۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنی تعلیمات میں یہاں تک فرمادیا کہ اگر کوئی اجیر (مزدور) کسی ناگہانی سبب یا ناراضگی وغیرہ کے سبب اپنی تنخواہ وصول نہ کر سکے اور آجر اس کی اجرت کو کسی پیداواری کام میں لگادے تو جو زیادہ ہو اس کو اصل تنخواہ کے ساتھ آجیر کو عندالمطالبہ واپس کردے۔امام بخاری نے اپنی کتاب میں اس موضوع پر ایک مستقل باب قائم کیا جس کا عنوان ہے:

(من أستاجر أجيرافترك أجره فعمل فيه المستاجرفزار)

ترجمہ: جس نے کسی مزدور کو اجرت پر لگایا مگر وہ اپنی اجرت چھوڑ گیا پھر مستاجر (مالک) نے اسے کاروبار میں لگا دیا اور وہ بڑھ گئی، تو وہ بڑھوتری کے ساتھ واپس کی جائے گی۔[10]

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

(iv) حق راحت وآرام

نبی اکرم ﷺ اصل داران کو یہ تلقین فرماتے ہیں کہ وہ اپنے ملازمین یا مزدوروں سے اتنا کام لیں جتنا وہ آسانی سے کر سکیں۔اوقات کار کا جو معاہدہ ان دونوں کے درمیان طے پاجائے اس سے زیادہ ان سے کام لینا شرعاً ظلم ہے۔ہاں مزدور کو اس کی رضامندی سے زائد وقت کا معاوضہ دے کر اس سے کام لینا جرم نہیں۔

آپ ﷺ کو اس مظلوم طبقہ کے آرام وراحت کا کس قدر احساس تھا اس کا اندازہ اس ارشاد سے لگایا جاسکتا ہے جو حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

(ولاتکلفوهم مایغلبهم فان کلفتموهم مایغلبهم فاعینوهم)،[11]

ترجمہ: ''ان پر کسی کام کا ایسا بوجھ نہ ڈالو جو انہیں ہلکان کر دے اور اگر کبھی مجبوراً انہیں ایسا کرنا ہی پڑے تو پھر تم خود ان کے شریک ہو کر ان کی مدد کرو۔''

آنحضرت ﷺ نے مزدور کو بھی تلقین فرمائی کہ وہ اپنے راحت وآرام کا خیال رکھے اور اتنا ہی کام کرے جتنا وہ بآسانی کر سکتا ہے۔

(اکلفوا من العمل ماتطیقون)[12]

ترجمہ: کام کرتے وقت اتنی ہی تکلیف برداشت کرو۔جتنی طاقت رکھتے ہو۔''

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

(روحوا القلوب ساعة بعد ساعة فان القلوب أذاکلت عمیت)

ترجمہ: ''وقتاً فوقتاً (اپنے) دلوں کو راحت دیا کرو کیونکہ دل جب تھک جاتے ہیں تو بے حس ہو جاتے ہیں۔''

ان ارشادات سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ مزدوروں اور ملازمین کے لئے آرام وراحت (Rest & Recreation) کا جو نظام آج دنیا کے مختلف ممالک میں مروج ہے اس کا تصور بھی نبی اکرم ﷺ نے اپنی تعلیمات میں دیا تھا۔

(v) کاروبار کے منافع میں مزدور/ملازم کی شرکت

ترقی کے اس دور میں جب تمام حکومتیں اپنے آپ کو فلاحی ریاست کہتی نہیں تھکتی ہیں اور جبکہ تقریباً دنیا کے ہر ملک میں مزدور اور ملازمین اپنی انجمنیں بھی بنا چکے ہیں جن کی مسلسل اور طویل جدوجہد نے ان فلاحی ریاستوں کو ایسے قوانین پر غور کرنے کے لئے مجبور کیا ہے جن کی رو سے مزدور بھی کاروباری منافع میں شریک ہو سکیں اور غالباً ایسے قوانین کی تیاری کے پیچھے بھی یہ جذبہ کار فرما ہے کہ مزدور حصہ دار بن کر زیادہ لگن سے کام کریں گے، لیکن نبی اکرم ﷺ جو اسلامی ریاست قائم کر گئے اس کے مزدوروں کو روز اول ہی سے یہ حق دے دیا تھا کہ وہ کاروباری منافع میں شریک ہو سکتے ہیں۔اس ضمن میں مندرجہ ذیل روایتیں قابل غور ہیں۔

(أعطوا الاجیر من عمله)

ترجمہ: ''اجیر کو اس کی محنت (کے ثمرات) میں سے کچھ دو۔'' [13]

(عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم: اذاألی أحد کم خادمه بطمامه فان لم یجسله معه فلیناوله لقمة اولقمیتن اواکلة اواکلتین فانه ولی علاجه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اس کا کھانا لے کر آئے اور اگر وہ اسے اپنے ساتھ کھانا میں شریک کرنے کے لئے بٹھانہ بھی سکے تو ایک یا دو لقمے یا ایک نوالہ یا دو نوالے دے دے کیونکہ اسی نے اس کو تیار کرنے کی تکلیف اٹھائی ہے۔ [14]

اس حدیث مبارکہ میں ''فانه ولی علاجه'' کا جملہ اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس کو شریک طعام کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے مال اور اس کی محنت نے مل کر یہ کھانا تیار کیا ہے لٰہذا اب ضروری ہے کہ تم اسے اس کے پیداواری فوائد (کھانا) میں شریک کرلو۔اس حدیث پاک سے جو دوسری بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ پیداوار کے فوائد میں شرکت اصل تنخواہ کے علاوہ ہو کہ خادم کو صرف ایک یا دو لقمے کھانا کے دے دینا ہی اس کی محنت کا صلہ نہیں بن سکتا۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

آنحضرت ﷺ کو ماتحتوں کا کتنا خیال تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس عالم ناپائیدار سے روانگی کے وقت آپ کی زبان اقدس پر جو آخری الفاظ تھے ان میں ماتحتوں سے اچھے برتاؤ کا درس تھا۔

(الصلوۃ وما ملکت ایمانکم)

ترجمہ: نماز اور ماتحتوں کا خیال رکھنا۔(15)

(2) آجر کے حقوق اور مزدور/ملازم کے فرائض

اب آنحضرت ﷺ کی ان تعلیمات کی طرف اشارہ کرتے ہیں جن میں مزدور کے فرائض اور آجر کے حقوق کی نشاندہی کی گئی ہے۔

(i) کام یا پیشہ میں مہارت

نبی اکرم ﷺ اجیر کو تلقین فرماتے ہیں کہ وہ جو پیشہ یا محنت کرنا چاہے اس میں پوری مہارت حاصل کرے تاکہ (اصل دار کے ساتھ پورا پورا انصاف کر سکے۔ ارشاد ہے،

(ان اللہ یحب أذا عمل احدکم عملا ان یتقنہ)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالٰی یہ پسند فرماتا ہے کہ تم میں سے جب کوئی کسی کام کو اپنائے تو اس میں پوری مہارت حاصل کرے۔(16)

(ii) کام میں اخلاص اور لگن

مزدور کے لئے ضروری ہے کہ جس کام کی وہ اجرت لیتا ہے اسے اخلاص اور لگن سے کرے۔ کام چوری اور وقت کا زیاں اسلام کی نظر میں مزدور یا ملازم کے بڑے جرم تصور کئے جاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے لگن سے کام کرنے والے آجیر یا ملازم کو جو پیغام دیا ہے اس کا اندازہ لگانے کے لئے اس واقعہ پر غور کیجئے: ایک دن آپ ﷺ سے ان کے ایک بزرگ صحابی حضرت سعد انصاریؓ نے مصافحہ کیا تو آپ نے ان کے ہاتھوں کے کھردرے پن کو محسوس کرتے ہوئے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو حضرت سعدؓ جو آہن گری کا کام کرتے تھے نے عرض کیا: لوہا کوٹتے کوٹتے، آپ ﷺ نے کمال شفقت سے ان کا ہاتھ چوم لئے اور فرمایا:

"یہی وہ ہاتھ ہے جو اللہ تعالٰی اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ہے۔"

(iii) دیانتداری اور امانت داری

آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات میں مزدور، ملازم کے لئے ایک اور بنیادی وصف بیان کیا گیا یعنی محنت کرنے والا یہ طبقہ امانت و دیانت کو ہمیشہ شعار بنائے رکھے۔ موجودہ کاروباری زندگی میں امانت و دیانت کے مظاہرے خال خال نظر آتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مزدور/ملازم کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ مالک یا سرکار کی املاک کو امانت داری سے استعمال کرے اور اگر وہ اپنی مقررہ اجرت سے زیادہ بذریعہ چوری یا رشوت لے تو وہ غلول (غبن) تصور کیا جائے گا۔

ارشاد ہے:

(من اسعقلمناہ علی عمل فرزقناہ رزقا فما أخذ بعدذلك فهو غلول)

ترجمہ: جس کسی کو ہم (حکومت یا اصل دار دونوں مراد ہیں) کسی کام کے لئے ایک مقررہ اجرت پر تعیین کریں اور وہ اپنی اجرت سے زیادہ (کسی ذریعے سے لے) وہ غبن ہوگا۔(17)

(3) آجر اور عامل دونوں کے لئے مشترکہ تعلیمات

یہاں اس عنوان کے تحت ﷺ کی ان مبارک تعلیمات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن کا تعلق اصل دار اور مزدور یا ملازم دونوں سے ہے۔ چند نمایاں تعلیمات ہیں۔

(i) آجر اور مزدور بھائی بھائی ہیں

نبی اکرم ﷺ نے آجر اور مزدور کو سبق دیا ہے کہ وہ آقا اور غلام نہیں بلکہ بھائی بھائی ہیں، ایک دوسرے کے معاون ہیں اور اقتصادی زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ آپ ﷺ کی تعلیمات اس سلسلہ میں اس قدر واضح ہیں کہ ان میں کسی قسم کا ابہام نہیں ہے۔

(ان اخوانکم خولکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم)

ترجمہ: یقیناً تمہارے بھائی ملازم ہیں جنہیں اللہ پاک نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔(18)

(ii) معاہدات کی پابندی

آجر اور مزدور دونوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے درمیان کئے گئے معاہدات کو پورا نبھائے دراصل معاہدات کی پابندی کرتا ہی تمام خوشگواریوں کا کلید ہے اور ان کا توڑ دینا یا پورا پورا نہ نبھانا جھگڑے کا سبب بن جاتا ہے۔ پابندی عمر کے بارے میں آپ ﷺ کی جتنی احادیث ہیں وہ تمام آجر و مزدور کے معاہدات کی پابندی کے لئے بھی سند ہیں لیکن یہاں ہم آپ کا وہ عمل نقل کرتے ہیں جس کا تعلق کاروباری معاہدہ سے ہے۔

(عن عبداللہ بن ابی الحمساء قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یبعث و بقیت لہ بقیہ فوعدتہ ان اتیتہ بھافی مکانہ فنسیت فذکرت بعد ثلاثہ ایام فاذا ھوفی مکانہ فقال لقد علی انا ھھنا منذ ثلاث انتظرک۔)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کو نبوت سے ملنے سے قبل میں نے آپ سے کوئی چیز خریدی اور قیمت میں سے کچھ باقی رہ گیا جس کے اس جگہ پر لانے کا میں نے وعدہ کیا اور میں بھول گیا۔ تین دن بعد مجھے یاد آیا تو آپ اس جگہ قیام پذیر تھے اور مجھے صرف اتنا فرمایا: ''تم نے مجھے تکلیف دی میں تین دن سے یہاں تمہارا منتظر ہوں۔''(19)

نتیجہ بحث

کیپٹیلزم یعنی سرمایہ دارانہ نظام نے مزدور کو غلام بنادیا اور اشتراکیت و سوشلزم نے اگرچہ اسے مالک کی غلامی نے نکالنے کی کوشش کی مگر خود بھی اسے اسکا اصل مقام دلوانے میں ناکام رہا اور مزدور کو مشین کا ایک پرزہ بنا کر رکھ دیا وہ مالک کی غلامی سے نکل کر سیاسی پارٹی یا سرکاری آقا کی غلامی میں چلا گیا۔ آج کی متمدن دنیا میں آجر و مزدور کے مسائل کا حل صرف سیرۃ نبوی ﷺ میں پنہاں ہے ان تعلیمات سے دونوں فریقین کے درمیان بھائی چارے، ہمدردی و غمگساری کی خوشگوار فضا قائم کی جاسکتی ہے۔ یعنی دونوں ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ معاہدات کی پابندی کریں۔ باہم ایک دوسرے کو برابر کو انسان اور بھائی سمجھیں اور مالک مزدور کو اپنے منافع میں شریک کرے۔ مزدور کو چاہئے کہ اپنے شعبہ میں مہارت پیدا کرے وار اخلاص، محنت اور دیانتداری سے کام کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم معاشی ترقی کی راہ پر گامزن نہ ہو سکیں۔

سفارشات

1۔ موجودہ لیبر قوانین کو سیرۃ نبوی کی روشنی میں از سر نو مرتب کیا جائے۔
2۔ مالک یا آجر، مزدور کو بذریعہ بونس اپنے خالص منافع میں شریک کرے۔
3۔ فریقین باہمی معاہدات کی پابندی کریں۔
4۔ مزدور اپنے پیشہ میں مہارت حاصل کرے اور اخلاص، لگن اور دیانتداری سے کام کرے۔
5۔ حکومت آئین کے تحت مزدوروں کیلئے علاج، تعلیم، رہائش اور بنیادی ضروریات کی فراہمی کے بہتر انتظامات کرے۔

حوالہ جات

1۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، (۲۰۰۱)، الجامع الصحیح، کتاب العتق، قاہرہ، مطبع خیریہ، رقم: ۱۶۶۱
Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, (2001), Al-Jama'i al-Sahih, Kitab al-Ataq, Cairo, Khairiya Press, Hadith No: 1661

2۔ گیلانی، مناظر احسن، مولانا (۱۹۶۲) اسلامی معاشیات، شیخ غلام علی اینڈ سنز کراچی، ص: ۴۸۷
Geelani, Madhab Ahsan, Maulana (1962) Islamic Economics, Sheikh Ghulam Ali and Sons Karachi, p:487

3۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، رقم: ۱۶۶۷
Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jama'i al-Sahih, Hadith No: 1667

4۔ دہلوی، شاہ ولی اللہ، (۲۰۰۴ء)، حجۃ اللہ البالغہ، باب ابتغاء الرزق، لاہور، قومی کتب خانہ، ج: 2، ص: ۲۳۴
Dehlavi, Shah Waliullah, (2004), Hajjatullah al-Balaga, Chapter Itbgha al-Rizq, Lahore, National Library, vol.2, p.234.

5۔ ابن ماجہ ابو عبداللہ محمد بن یزید، (۲۰۰۱)، سنن ابن ماجہ، بیروت لبنان، دار احیاء التراث العربی، رقم: ۲۴۴۲

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid, (2001), Sunan Ibn Majah, Beirut Lebanon, Dar Ahya al-Trath al-Arabi, Hadith No: 2442

6۔ بہیقی،ابو بکراحمد بن حسن،(۲۰۱۰)،السنن الکبریٰ،بیروت،دارالکتب العلمیہ،ج:۲،ص:۱۱

Bahiqi, Abu Bakr Ahmad bin Hasan, (2010), Sunan al-Kubra, Beirut, Dar al-Kitab Ulamiyyah, vol.2, p.11.

7۔ ابن قدامہ،ابو محمد عبداللہ بن احمد المقدسی،(۱۹۹۲)،المغنی،بیروت،لبنان،المکتب الاسلامی،جلد:۵،ص:۴۰۴

Ibn Qudama, Abu Muhammad Abdullah bin Ahmad al-Maqdisi, (1992), Al-Mughani, Beirut, Lebanon, Al-Muktab al-Islami, Volume: 5, p: 404

8۔ بہیقی،ابو بکراحمد بن حسن،السنن الکبریٰ،ج:۲،ص:۱۱

Bahiqi, Abu Bakr Ahmad bin Hasan, Sunan al-Kubra, vol.2, p.11

9۔ابن ماجہ ابو عبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ،رقم:۲۴۴۳

Ibn Majah Abu Abdullah Muhammad bin Yazid, Sunan Ibn Majah, Hadith No: 2443

10۔ بخاری، محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،رقم:۲۵۴۵

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jama'i al-Sahih, Hadith No: 2545

11۔ ایضاً،رقم:۲۵۴۶

Also, Hadith No: 2546

12۔ابن ماجہ ابو عبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ،رقم:۲۴۴۵

Ibn Majah Abu Abdullah Muhammad bin Yazid, Sunan Ibn Majah, Hadith No: 2445

13۔ الہیثمی،حافظ نورالدین علی،(۱۹۹۰ء)، مجمع الزوائد، قاہرہ،مکتبہ القدسی جلد:۴،ص:۹۸۔

Al-Haytami, Hafiz Nooruddin Ali, (1990), Majma Al-Zawaid, Cairo, Maktaba al-Qudsi, Volume: 4, p: 98.

14۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث،(۲۰۰۰)، سنن ابی داؤد،بیروت،لبنان،داراحیاءالتراث العربی،رقم:۳۸۴۶

Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath, (2000), Sunan Abi Dawud, Beirut, Lebanon, Dar Ahya and al-Trath al-Arabi, Hadith No: 3846

15۔ الہیثمی،حافظ نورالدین علی،(۱۹۹۰ء)، مجمع الزوائد، جلد:۲ص:۲۳۷

Al-Haithami, Hafiz Nooruddin Ali, (1990), Majma Al-Zawaid, Volume: 2 p.: 237

16۔ ایضاً،ص:۹۸

Also, p:98

17۔خطیب تبریزی،ولی الدین ابو عبداللہ محمد (۲۰۰۳ء)، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الامارات،بیروت،لبنان،دارالکتب العلمیہ،رقم:۲۴۶

Khatib Tabrizi, Wali al-Din Abu Abdullah Muhammad (2003), Mishkat al-Masabih, Kitab al-Emirat, Beirut, Lebanon, Dar al-Kutub Al-ilamiya, Hadith No.: 246

18۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد،رقم:۴۹۹۶

Abu Dawood, Sulaiman bin Ash'ath, Sunan Abi Dawood, Hadith No: 4996

19۔ خطیب تبریزی،ولی الدین ابو عبداللہ محمد، مشکوٰۃ المصابیح، باب الوعد،رقم:۱۰۳

Khatib Tabrizi, Wali al-Din Abu Abdullah Muhammad, Mishkut al-Masabih, Bab al-Wad, Hadith No: 103